



ناول: حارث کی پاگل دنیا

باب 1: حارث کا تعارف - پاگل پن کی پہلی جھلک

کراچی کی ایک بڑی یونیورسٹی میں ہزاروں طلبہ پڑھتے تھے۔ وہاں کا ماحول عام طور پر سنجیدہ رہتا، لڑکے لڑکیاں پڑھائی میں مصروف، پروفیسرز اپنی دنیا میں، اور کینٹین والے اپنے حساب کتاب میں۔ لیکن ایک ایسا لڑکا بھی تھا جس نے سب کی زندگی بدل ڈالی تھی - اور وہ تھا **حارث**۔

حارث عام سا لڑکا دکھائی دیتا، درمیانہ قد، گندمی رنگ، آنکھوں میں عجیب سی چمک اور چہرے پر ہر وقت ایک الٹی سیدھی مسکراہٹ۔ لیکن حقیقت میں وہ عام برگز نہیں تھا۔ اس کی سب سے بڑی پہچان یہی تھی کہ **پاگل پن اس کے رگ و ریشے میں بسا ہوا تھا**۔

لوگ اس کے پاس آ کر کہتے:

"یار حارث، تو واقعی پاگل ہے۔"

اور حارث فوراً ہنس کے جواب دیتا:

"جی ہاں! لیکن میرا پاگل پن دوسروں کو ہنساتا ہے، رُلاتا نہیں۔"

اس کی سب سے خاص بات یہ تھی کہ کوئی بھی اسے بڑی آسانی سے بے وقوف بنا سکتا تھا۔ جیسے ہی کوئی اس کے کان میں کوئی عجیب سا مشورہ ڈال دیتا، وہ بغیر سوچے سمجھے مان لیتا۔

ایک دن دوست عارف نے کہا:

"یار حارث! اگر تُو موبائل کو فریج میں رکھے گا تو بیلنس ڈبل ہو جائے گا۔"

حارث نے فوراً موبائل اٹھایا، فریج میں رکھا اور بڑے فخر سے کہنے لگا:

"اب دیکھنا، میرا نمبر پورے پاکستان میں سب سے زیادہ بیلنس والا ہوگا!"

دو گھنٹے بعد فریج کھولا، موبائل نکالا، اسکرین دیکھی... بیلنس ویسا کا ویسا۔

وہ رونے کے قریب تھا:

"یار یہ موبائل کمپنی والے بڑے فراڈی ہیں۔ میری کتنی امیدیں تھیں۔"

سب دوست ہنسی سے لوٹ پوٹ ہو گئے۔

لیکن حارث صرف پاگل نہیں تھا، وہ بہت زیادہ emotional بھی تھا۔ کسی نے تعریف کر دی تو رونے لگتا، کسی نے تنقید کر دی تو آنکھوں میں آنسو آ جاتے۔

باب 2: یونیورسٹی کا پہلا دن – Introduction کا تماشہ

یونیورسٹی میں پہلا دن سب کے لیے خاص ہوتا ہے۔ لڑکے لڑکیاں نئے کپڑے پہن کر آئے، کوئی تھوڑا شرمیلا تھا، کوئی confident۔ پروفیسر صاحب کلاس میں آئے اور بولے: "سب اپنے تعارف دیں۔"

پہلے چند طلبہ نے سنجیدگی سے نام، شہر اور شوق بتائے۔ سب کچھ نارمل چل رہا تھا۔ پھر نمبر آیا حارث کا۔

وہ کھڑا ہوا، سینہ تان کے بولا:

"My name is Haris... and I am the future owner of Google!"

پوری کلاس کھلکھلا کر ہنس پڑی۔ پروفیسر نے چونک کر کہا:

"یہ مذاق تھا یا حقیقت؟"

حارث نے سنجیدگی سے کہا:

"سر! آج مذاق لگ رہا ہے، کل حقیقت بنے گا۔"

دوستوں نے تالیاں بجا دیں۔ پروفیسر نے سر پکڑ لیا، لیکن دل ہی دل میں مسکرا دیا۔

اسی دن سے حارث مشہور ہو گیا۔ سب کہتے:

"یہ ہے ہماری کلاس کا سپیشل بندہ۔"

کینیٹین پر لڑکے اس کے اردگرد بیٹھتے، لڑکیاں چھپ کر اس کی حرکتوں پر ہنستی رہتیں۔ اور حارث کو لگتا کہ وہ واقعی کوئی بہت بڑا اسٹار ہے۔

ایک دن اس نے کینیٹین میں زور سے کہا:

"دوستو! کل سے میں اپنا یوٹیوب چینل شروع کر رہا ہوں، جس کا نام ہوگا *Haris the Genius*!"

عارف نے پوچھا:

"کیا content ڈالے گا؟"

حارث بولا:

"میں بس بیٹھ کے ہنسوں گا، لوگ خود ہی subscribe کر لیں گے!"

باب 3: پہلی محبت یا پہلی غلط فہمی؟

ایک دن کلاس میں ایک لڑکی، جس کا نام عائشہ تھا، اس نے حارث کو دیکھ کے مسکرا دیا۔ بس! وہ لمحہ حارث کے لیے زندگی کا سب سے بڑا واقعہ بن گیا۔

دل میں سوچنے لگا:

"یہ مسکراہٹ عام نہیں، یہ خاص ہے۔ اس کا مطلب ہے یہ مجھے پسند کرتی ہے۔"

کلاس کے بعد کیفے میں اس کے پاس جا کے بیٹھ گیا اور بولا:

"تم نے آج مجھ پر مسکرا کے میرا دل جیت لیا۔"

عائشہ نے حیران ہو کر کہا:

"کیا؟ میں تو بس سب کو دیکھ کے مسکرا رہی تھی۔"

حارث نے فوراً آنکھوں میں آنسو بھر لیے:
"اوہ! تو تم سب کو ایک جیسا سمجھتی ہو؟ میں عام نہیں ہوں، میں future کا گوگل کا مالک ہوں!"

عائشہ ہنس پڑی اور کہا:
"پاگل ہو تم!"
حارث نے روتے ہوئے کہا:
"ہاں، لیکن محبت والا پاگل۔"

اس دن کے بعد پوری کلاس عائشہ کو "بھابھی" کہہ کے چڑھانے لگی اور حارث ہر بار emotional ہو کر کہتا:
"ہاں! یہ میری قسمت کی لکھی ہوئی ہے۔"

باب 4: جذباتی لمحہ - Compliment کا اثر

ایک دن کلاس میں سب دوست بیٹھے تھے۔ پروفیسر صاحب لیکچر دے رہے تھے اور ماحول خاصا سنجیدہ تھا۔ لیکن جیسے ہی پروفیسر باہر گئے، سب نے گپ شپ شروع کر دی۔

اسی دوران ایک لڑکی، نمرہ، نے مذاق میں کہا:
"حارث، تم کمال کے funny ہو۔"

یہ جملہ سنتے ہی حارث کے آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ سب نے حیرت سے دیکھا۔

"ارے یار، رونے کیوں لگے؟" دوستوں نے پوچھا۔

حارث نے کانپتی آواز میں کہا:
"تمہیں پتہ نہیں funny ہونا کتنا بڑا بوجھ ہے۔ لوگ تم سے ہر وقت ہنسانے کی امید رکھتے ہیں، لیکن جب دل روتا ہے نا... تو funny رہنا بہت مشکل ہوتا ہے۔"

یہ سن کر سب پہلے تو حیران ہوئے، پھر اتنا ہنسنے کہ کلاس گونج اٹھی۔
نمرہ نے کہا:

"پاگل! میں تو بس تعریف کر رہی تھی۔"

حارث نے ناک صاف کرتے ہوئے کہا:

"ہاں، لیکن تمہارے الفاظ میرے دل کے آ پار ہو گئے۔"

باب 5: Salt والا قصہ - بھائی یا عاشق؟

یونیورسٹی کی کینٹین ہمیشہ شور شرابے سے بھری رہتی تھی۔ ایک دن حارث کھانے کی میز پر بیٹھا تھا جب ایک لڑکی (عالیہ) نے اس سے کہا:
"بھائی، ذرا نمک دینا۔"

حارث نے نمک تو پکڑا دیا، مگر دل میں سوچا:

"یہ مجھے بھائی کیوں کہہ رہی ہے؟ اصل میں یہ اپنی محبت چھپا رہی ہے!"

اگلے دن وہ کینٹین میں چاکلیٹ اور گلاب لے کر آیا اور عالیہ کے سامنے رکھ دیا۔
"یہ لو، بھائی اپنی بہن کو تحفہ دیتا ہے!"

عالیہ نے حیرانی سے پوچھا:
"یہ کس خوشی میں؟"

حارث نے جذباتی لہجے میں کہا:
"کل تم نے مجھے بھائی کہا تھا... اور بھائی بہن کو کبھی خالی ہاتھ نہیں آنے دیتا۔"

پوری کینٹین زور زور سے ہنسنے لگی۔ عالیہ نے ماتھے پر ہاتھ مارا:
"تم واقعی نمبر ون پاگل ہو!"

دوستوں نے اس دن سے عالیہ کو "بھابھی نمبر دو" کہنا شروع کر دیا۔

باب 6: امتحان کا فلسفہ – قسمت یا قابلیت؟

یونیورسٹی کے امتحان قریب تھے اور سب طلبہ دن رات محنت کر رہے تھے۔ لیکن حارث ہمیشہ کی طرح "فلسفی موڈ" میں تھا۔

ایک دن عارف نے کہا:
"یار حارث، تیاری کر لو، ورنہ فیل ہو جاؤ گے۔"
حارث نے بڑی سنجیدگی سے جواب دیا:
"دوست، امتحان قابلیت نہیں چیک کرتا... قسمت چیک کرتا ہے۔"

امتحان کے دن وہ بغیر تیاری کے بیٹھ گیا۔ سوال نامہ کھولا اور لمبا سانس لیا:
"یا اللہ، اب قسمت کو کھیلنے دے۔"

تین گھنٹے بعد جب کاپی جمع کی، اس میں آدھے سوالوں کے جواب ایسے تھے:
"یہ سوال ابھی میرے دماغ میں لوڈ نہیں ہوا۔ براہ کرم اگلے امتحان میں دوبارہ پوچھ لیں۔"

نتیجہ آیا تو وہ بری طرح فیل ہو گیا۔ پروفیسر نے بلایا اور کہا:
"یہ کیسا جواب لکھا ہے؟"
حارث نے آنکھوں میں آنسو بھر لیے:
"سر، میری قسمت نے میرا ساتھ نہیں دیا۔"

پروفیسر نے مسکرا کر کہا:
"بیٹا، اگلی بار قابلیت پر بھروسہ کرنا، قسمت پر نہیں۔"
حارث نے فوراً کہا:
"سر، آپ نے دل توڑ دیا۔"

باب 7: گھر کا ڈرامہ – دودھ یا چائے؟

یونیورسٹی کے بعد گھر واپس آتے ہی حارث کی امی نے کہا:
"بیٹا، ذرا دودھ لے آؤ۔"

حارث فوراً نکلا اور دودھ والے سے بوتل بھری۔ لیکن راستے میں اس نے سوچا:
"امی دودھ لے کے چائے ہی تو بنائیں گی... تو کیوں نہ میں یہ کام خود ہی کر دوں تاکہ ان کی محنت بچ جائے۔"

چنانچہ اس نے قریبی ڈھالے پر بوتل میں دودھ ڈال کے چائے بنا دی اور گھر لے آیا۔

امی نے بوتل دیکھی اور حیرت سے کہا:
"یہ کیا ہے؟"

حارث بڑے فخر سے بولا:
"امی! میں نے سوچا آپ کا وقت بچاؤں۔ سیدھی چائے لے آیا ہوں!"

امی نے ماتھے پر ہاتھ مار لیا:
"اوے پاگل! ہمیں دودھ چاہیے تھا، چائے نہیں!"
حارث کی آنکھوں میں آنسو آ گئے:
"امی! میری نیت تو صاف تھی... آپ نے میری محنت کی قدر ہی نہیں کی۔"

ابو ہنسی روک نہ سکے اور بولے:
"اس لڑکے کو پاگل خانہ بھیج دینا چاہیے۔"
حارث جذباتی ہو کر چیخا:
"ابو! پاگل خانے میں بھی میں سب سے بڑا لیڈر بنوں گا۔"

باب 8: ڈانس والا دن – کلاس کا تماشہ

ایک دن دوستوں نے حارث کو چیلنج دیا:
"اگر تُو واقعی پاگل ہے تو کلاس کے بیچ میں ڈانس کر کے دکھا۔"

حارث نے جیب سے کنگھی نکالی، بال سنوارے اور کہا:
"یہ کام میرے بس کی بات ہے۔ دیکھو اب جادو!"

کلاس کے دوران وہ اچانک ڈیسک پر چڑھ گیا اور زور زور سے ڈانس کرنے لگا۔ اس نے خود کو بالی وڈ ہیرو سمجھ کر پرفارم کیا۔ لڑکے ہنستے ہنستے لوٹ پوٹ، لڑکیاں تالیاں بجانے لگیں۔

اتنے میں پروفیسر اندر آئے۔
"یہ کیا حرکت ہے؟" پروفیسر گرجے۔
حارث فوراً ڈیسک سے کودا اور سنجیدہ انداز میں بولا:
"سر! یہ practical تھا۔ میں زندگی کو dance سمجھتا ہوں، اور آج اپنی تھیوری prove کر رہا تھا۔"

پروفیسر نے پہلے تو غصے سے دیکھا، پھر ہنس دیے:
"حارث، تم واقعی incurable ہو۔"
حارث نے فخر سے کہا:
"جی سر، میں پاکستان کا واحد registered پاگل ہوں۔"

باب 9: لائبریری کا سین – کتابِ عشق یا کتابِ مزاح؟

ایک دن حارث لائبریری گیا۔ وہ اصل میں پڑھنے نہیں آیا تھا، بلکہ دل لگانے آیا تھا۔ وہاں ایک لڑکی اکیلی کتاب پڑھ رہی تھی۔ حارث نے سوچا:
"یہی میری قسمت کی ملکہ ہے۔"

وہ اس کے پاس جا کے بولا:
"معاف کیجیے، یہ جو کتاب آپ پڑھ رہی ہیں نا... یہ میری کہانی ہے۔"

لڑکی نے چونک کر کتاب کا نام دیکھا۔ عنوان تھا: **Psychology of Idiots**
لڑکی زور سے ہنس پڑی اور بولی:
"واقعی یہ تمہاری کہانی لگتی ہے!"

پوری لائبریری میں کھلبلی مچ گئی۔ لوگ ہنسی سے لوٹ پوٹ ہو گئے۔

حارث شرمندہ نہیں ہوا، بلکہ جذباتی ہو کر کہنے لگا:
"میں idiot نہیں ہوں... میں emotional genius ہوں!"

لڑکی نے آنکھوں میں آنسو پونچھتے ہوئے کہا:
"تم emotional بھی ہو اور genius بھی... لیکن پاگل نمبر ون ہو۔"
حارث نے سینہ تان کے کہا:
"یہی میرا اصل introduction ہے!"

باب 10: موچی والا واقعہ – آنسوؤں کی ڈیل

ایک دن حارث یونیورسٹی جاتے ہوئے ٹھوکر کھا گیا اور اس کا جوتا پھٹ گیا۔ وہ سیدھا بازار کے موچی کے پاس پہنچا۔

موچی نے جوتے کو الٹ پلٹ کے دیکھا اور کہا:
"یہ ٹھیک ہو جائے گا، سو روپے لگیں گے۔"

حارث فوراً جذباتی ہو گیا۔
"بھائی، یہ سو روپے میرے لیے جان کے برابر ہیں۔ 50 میں کر دو ورنہ میں رونے لگوں گا۔"

موچی نے ہنس کر کہا:
"رونے سے کیا فرق پڑے گا؟"
حارث کی آنکھوں میں آنسو آ گئے:
"بھائی، میرا دل بہت نازک ہے۔ اگر تم نے میری جیب خالی کر دی تو میں غم میں ڈوب جاؤں گا۔ پھر شاید کبھی ہنس نہ سکوں۔"

موچی نے قہقہہ لگایا:
"پاگل لگتے ہو تم!"
اور جوتا مفت میں ٹھیک کر دیا۔

حارث بڑے فخر سے دوستوں کے پاس گیا:
"دیکھا؟ negotiation skills کہتے ہیں اس کو!"
دوستوں نے سر پکڑ لیا:
"یہ skills نہیں، تیری emotional blackmailing ہے!"

باب 11: بس کا سفر – future owner of transport

یونیورسٹی جاتے ہوئے اکثر حارث بس میں سفر کرتا تھا۔ ایک دن وہ بس میں چڑھا تو سیدھا ڈرائیور کے پاس جا کر بولا:
"بھائی، مجھے آگے والی سیٹ چاہیے۔"

ڈرائیور نے کہا:
"کیوں؟ پیچھے خالی سیٹیں ہیں۔"
حارث نے سینہ تان کر کہا:
"کیونکہ میں اگلے سال خود بس کمپنی کا مالک بننے والا ہوں۔ تب یہ سیٹ ہمیشہ میری reserved ہوگی۔"

ڈرائیور نے ہنستے ہوئے کہا:

"اچھا؟ پھر آج کا کرایہ دو مالک صاحب!"

حارث نے emotional انداز میں جواب دیا:

"مالک کبھی اپنی کمپنی کی بس میں کرایہ نہیں دیتا!"

پوری بس ہنسنے لگی۔ ایک بزرگ بولے:

"بیٹا، اگر یہ کمپنی تمہاری ہو گئی تو ہم سب کو lifetime free pass دینا۔"

حارث نے جذباتی انداز میں وعدہ کیا:

"جی ہاں، یہ میرا خواب ہے۔"

دوستوں نے بعد میں کہا:

"یار تو ہر جگہ مالک ہی بن جاتا ہے۔ کبھی Google، کبھی بس کمپنی، کبھی دنیا!"

حارث نے فخر سے کہا:

"ہاں! خواب بڑے ہونے چاہئیں، چھوٹے خواب تو چھوٹے لوگ دیکھتے ہیں۔"

باب 12: کرکٹ کا کمال – آؤٹ یا sacrifice؟

یونیورسٹی کے کھیلوں کے ہفتے میں سب نے حارث کو بھی کرکٹ کھیلنے پر مجبور کیا۔ وہ بیٹنگ کرنے آیا تو پورا میدان تالیاں بجا رہا تھا۔

پہلی ہی گیند پر وہ زور سے شاٹ کھیلنے کی کوشش میں clean bowled ہو گیا۔
سب نے قہقہے لگائے۔

لیکن حارث سنجیدہ ہو کر بولا:

"میں نے جان بوجھ کر آؤٹ ہونا تھا۔ کیونکہ میں چاہتا ہوں دوسروں کو بھی کھیلنے کا موقع ملے۔"

سب کھلاڑی ہنس ہنس کے دوبارہ ہو گئے۔ عارف نے کہا:

"یار، تیری زندگی کی ہر ناکامی کو تو sacrifice بنا دیتا ہے!"

حارث نے جذباتی لہجے میں کہا:

"ہاں، کیونکہ میں selfish نہیں ہوں... میں سب کے لیے جیتا ہوں!"

بعد میں جب وہ fielding کر رہا تھا تو گیند اس کی طرف آئی۔ بجائے پکڑنے کے، وہ ڈرامائی انداز میں نیچے گر گیا اور بولا:

"میں نے گیند چھوڑ دی تاکہ دوسروں کو بھی heroic catch کرنے کا موقع ملے۔"

کپتان نے چیخ کر کہا:

"او پاگل! یہ cricket ہے، کوئی drama serial نہیں!"

باب 13: امتحان کا دن – سوال یا مذاق؟

امتحان کے دن سب طالب علم ٹینشن میں تھے۔ سب نے کتابیں دہرانا شروع کر دیں لیکن حارث مزے سے گنگنا رہا تھا۔

عارف نے کہا:

"یار، تیرا دماغ خراب ہے؟ یہ final exam ہے!"

حارث نے قہقہہ لگایا:

"ارے بھائی! یہ exam نہیں... یہ زندگی کا مذاق ہے۔ اور میں ہمیشہ مذاق جیتتا ہوں۔"

پیپر شروع ہوا۔ سوال تھا:

"Define Operating System"

حارث نے لکھا:

"Operating System وہ دوست ہے جو کمپیوٹر کو جگاتا ہے، کھانا کھلاتا ہے، اور سونے سے پہلے lullaby بھی سناتا ہے۔"

ایک اور سوال تھا:

"Explain CPU"

حارث نے لکھا:

"CPU انسان کا دماغ ہوتا تو میں Einstein ہوتا۔ لیکن کمپیوٹر کا CPU ہے، اس لیے یہ صرف calculator ہے۔"

نتیجہ آیا تو سب حیران۔ حارث پاس ہو گیا!

پروفیسر نے کہا:

"تمہاری definitions بکواس ہیں، لیکن originality ہے۔ اسی لیے پاس کر دیا۔"

حارث جذباتی ہو کر بولا:

"سر، آپ نے آج مجھے زندہ رکھا!"

باب 14: محبت یا مذاق؟

ایک دن حارث نے فیصلہ کیا کہ اب اسے اپنی زندگی میں محبت بھی آزمانی چاہیے۔ وہ یونیورسٹی کی کینٹین میں گیا اور ایک لڑکی سے کہا:

"سنیے... میں آپ کو پسند کرتا ہوں، کیونکہ آپ نے آج وہی کالر کا کپڑا پہنا ہے جو میری بچپن کی تکیے کی cover تھا۔"

لڑکی ہنستے ہنستے لوٹ پوٹ:

"یہ کیسا proposal ہے؟"

حارث نے جذباتی لہجے میں کہا:

"میری محبت simple نہیں... emotional بھی ہے، funny بھی، اور تھوڑی سی پاگل بھی۔"

لڑکی نے جواب دیا:

"پاگل تو ہو، لیکن entertaining ہو۔ دوست بن سکتے ہیں۔"

حارث اچھل پڑا:

"دوستی... یہی تو سب سے بڑی محبت ہے!"

باب 15: شادی کی تقریب - ناچو سب لوگ!

حارث کو ایک دوست کی شادی پر بلایا گیا۔ وہاں اس نے سب کو کہا:

"دیکھو! شادی boring نہیں ہونی چاہیے، یہ زندگی کا سب سے بڑا dance show ہے۔"

اور وہ خود ہی اسٹیج پر چڑھ گیا اور دلہا دلہن کے بیچ ناچنے لگا۔

سب مہمان حیران، کچھ قہقہے لگا رہے تھے۔ دلہا نے کہا:

"یار! یہ کیا کر رہا ہے؟"

حارث نے emotional انداز میں کہا:

"میں تیری خوشی دیکھ کے اتنا emotional ہوا کہ میرے پیر خود ہی ناچنے لگے!"

آخر دلہن بھی ہنسنے لگی اور بولا:
"رہے دو، یہ ہماری شادی کا سب سے funny moment ہے۔"

باب 16: خوابوں کا اعلان – دنیا کا CEO

ایک دن یونیورسٹی کے farewell پر سب طلبہ نے speeches دیں۔ آخر میں حارث کی باری آئی۔ اس نے mic پکڑا اور کہا:

"دوستو! تم سب انجینئر، ڈاکٹر، سائنسدان بنو گے... لیکن میں کچھ اور بنوں گا۔
میں دنیا کا CEO بنوں گا۔ سب ملک میری کمپنی کے branch ہوں گے۔ اور ہر شہری کو free chai، free WiFi، اور
free ہنسی دوں گا!"

پورا ہال تالیوں سے گونج اٹھا۔ کچھ لوگ ہنس رہے تھے، کچھ emotional ہو گئے۔
پروفیسر نے آنکھ صاف کرتے ہوئے کہا:
"حارث، شاید تم سب سے بڑے پاگل ہو... لیکن تم نے آج سب کے دل جیت لیے۔"

اختتام: حارث کی پاگل دنیا زندہ باد!

یونیورسٹی کے بعد بھی حارث کی شہرت باقی رہی۔ جہاں بھی جاتا، لوگ اسے دیکھ کر ہنسنے لگتے۔ لیکن ساتھ ہی اسے
پسند بھی کرتے، کیونکہ اس کی پاگل حرکتیں سب کو خوشی دیتی تھیں۔

عارف اکثر کہتا:
"یار، تُو کائنات کا سب سے بڑا مسخرہ ہے۔"
حارث emotional ہو کر جواب دیتا:
"ہاں... لیکن اگر میری پاگل حرکتوں سے کسی کا دن بہتر ہو جاتا ہے تو یہی میری سب سے بڑی کامیابی ہے۔"

اور یوں حارث اپنی پاگل دنیا کا بادشاہ بن گیا، جہاں ہنسی، آنسو، جذبات اور مزاح سب ایک ساتھ رہتے تھے۔

آخری پیغام

حارث کی پاگل دنیا صرف ایک کہانی نہیں تھی، بلکہ یہ سبق دیتی ہے کہ زندگی کو ہمیشہ مسکرا کر جینا چاہیے۔ چاہے
لوگ تمہیں پاگل کہیں، لیکن اگر تمہارے پاگل پن سے کسی کے چہرے پر خوشی آ جائے... تو تمہارا پاگل پن سب سے
قیمتی تحفہ ہے۔